21134 ـ كيا عورت كے ليے نقاب پہننا شرط ہے

سوال

كيا اسلامى لباس ميں عورت كے ليے نقاب پہننا شرط ہے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

لغت ميں پردہ: ستر اور حجاب اس پردہ كا نام ہے جس سے چھپا جاتا ہے، اور ہر وہ چيز حجاب ہے جو دو چيزوں كے درميان آڑ ہو اور حائل ہو جائے.

اور حجاب: ہر وہ چيز جو مطلوب كو چھپا دے، اور اس تك پہنچنے نہ دے، مثلا پردہ، دروازے، اور كپڑے .... وغيرہ الخ.

اور الخمار: خمر سے مشتق ہے، اس كى اصل ستر اور پردہ ہے، اسى ميں سے نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم كا يہ فرمان ہے:

" اپنے برتنوں كو ڈھانپ كر ركھو "

اور جو چيز بھى كسى كو ڈھانپے وہ ڈھانپنے والى ہے.

ليكن الخمار عرف ميں اس چادر اور دوپٹہ كا نام بن چكا ہے جو عورت سر پر ليتى ہے، اور الخمار كا اصطلاحى معنى كا اطلاق لغوى معنى سے باہر نہيں.

بعض فقھاء كرام اس كى تعريف اس طرح كرتے ہيں كہ: الخمار وہ ہے جو سر اور دونوں كنپٹياں، يا گردن كو چھپائے.

حجاب اور خمار ميں فرق يہ ہے كہ: حجاب عام طور پر عورت كے جسم كو چھپاتا ہے، ليكن خمار وہ ہے جس سے عورت اپنا سر چھپاتى ہے.

اور نقاب ـ نون پر زير ـ جس سے عورت نقاب كرے، كہا جاتا ہے: انتقبت المراۃ، و تنقبت، يعنى عورت نے نقاب كے ساتھ اپنا چہرہ چھپايا.

حجاب اور نقاب میں فرق یہ ہے کہ: حجاب عام پردہ ہے، لیکن نقاب صرف عورت کے چہرے کے لیے پردہ ہے.

اور شرعی پردہ وہ ہے جو عورت کا سر اور چہرہ اور سارا جسم چھپائے.

لیکن نقاب یا برقع - جس سے عورت کی آنکھیں ظاہر ہوتی ہوں - کے استعمال میں عورتوں نے وسعت اختیار کر لی ہے، اور بعض نے تو غلط طریقہ سے استعمال کرنا شروع کر دیا ہے، جس کی بنا پر علماء کرام نے اس سے منع کرنا شروع کر دیا ہے، اس لیے منع نہیں کرتے کہ یہ اصل میں غیر شرعی ہے، بلکہ اس کے غلط استعمال کی بنا پر، اور اس لیے کہ اس میں سستی و تساہل اور کوتاہی برتنی شروع کر دی گئی ہے، اور کئی قسم کے نئے نئے غیر شرعی نقاب آنے شروع ہو گئے ہیں، جن میں آنکھوں کے سوراخ اتنے بڑے کر دیے گئے ہیں کہ عورت کے رخسار، اور ناک اور پیشانی کا بھی کچھ حصہ ظاہر ہونے لگا ہے.

اس بنا پر اگر عورت کا نقاب یا برقع ایسا ہو جس میں سے آنکھ کے علاوہ کچھ اور ظاہر نہ ہو، اور دیکھنے کے لیے سوراخ بھی اتنا ہو کہ آنکھ جتنا ہی ہو، جیسا کہ بعض سلف مروی ہے تو یہ جائز ہے، وگرنہ عورت کو ایسا پردہ کرنا چاہیے جو اس کے مکمل چہرے کو ڈھانپ اور چھپا کر رکھے.

شیخ محمد بن صالح العثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" شرعی پردہ وہ ہے جو عورت کے ان اعضاء کو چھپائے جن کا اظہار کرنا حرام ہے، یعنی: جس کا چھپانا عورت کے لیے واجب ہے اسے چھپائے، اور اس میں اولی اور سب سے پہلے چہرہ چھپانا ہے، کیونکہ یہی پرفتن اور رغبت کا مقام ہے.

عورت پر واجب ہے کہ وہ غیر محرم مردوں سے اپنا چہرہ چھپائے... اس سے یہ علم ہوا کہ پردہ میں سب سے اولی چیز چہرے کا پردہ ہے، اور کتاب و سنت اور صحابہ کرام اور آئمہ کرام کے اقوال میں بھی اس کے دلائل موجود ہیں، جو عورت کے لیے غیر محرم سے اپنا سارا جسم چھپانے کے وجوب پر دلالت کرتے ہیں "

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ (1 / 391 - 392).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کہتے ہیں:

" صحیح جس پر دلائل دلالت کرتے ہیں وہ یہی ہے کہ:

عورت کا چہرہ پردہ اور ستر میں شامل ہے، اور عورت کے لیے چہرے کا پردہ کرنا واجب ہے، بلکہ عورت کے جسم میں یہ سب سے زیادہ پرفتن مقام ہے؛ کیونکہ نظریں تو اکثر چہرے کی جانب ہی متوجہ ہوتی ہیں، اس لیے عورت میں چہرہ سب سے زیادہ ستر والی جگہ ہے، اور اس کے ساتھ ساتھ شرعی دلائل بھی چہرے کے پردہ کرنے

کے دلائل موجود ہیں.

ان دلائل میں اللہ سبحانہ و تعالی کا درج ذیل فرمان بھی شامل ہے:

اور آپ مومن عورتوں کو کہہ دیجئے کہ وہ بھی اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں، اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں، سوائے اسکے جو ظاہر ہے، اوراپنے گریبانوں پر اپنی اوڑھنیاں ڈالے رہیں، اور اپنی آرائش کو کسی کے سامنے ظاہر نہ کریں، سوائے اپنے خاوندوں کے، یا اپنے والد کے، یا اپنے سسر کے، یا اپنے بیٹوں کے، یا اپنے خاوند کے بیٹوں کے، یا اپنے بھائیوں کے، یا اپنے بھتیجوں کے، یا اپنے بھانجوں کے، یا اپنے میل جول کی عورتوں کے، یا غلاموں کے، یا ایسے نوکر چاکر مردوں کے جو شہوت والے نہ ہوں، یا ایسے بچوں کے جو عورتوں کے پردے کی باتوں سے مطلع نہیں، اور اس طرح زور زور سے پاؤں مار کر نہ چلیں کہ انکی پوشیدہ زینت معلوم ہو جائے، اے مسلمانو! تم سب کے سب اللہ کی جانب توبہ کرو، تا کہ تم نجات پا جاؤ النور (31).

اس آیت میں بیان ہوا ہے کہ اوڑھنی کو اپنے گریبانوں پر لٹکا کر رکھیں، جس سے چہرہ ڈھانپنا لازم آتا ہے.

اور ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے درج ذیل قولہ تعالی کے متعلق دریافت کیا گیا:

اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم آپ اپنی بیویوں اور اپنی بیٹیوں اور مومنوں کی عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ اپنے اوپر اپنی چادر لٹکا لیا کریں، اس سے بہت جلد ا نکی شناخت ہو جایا کریگی پھر وہ ستائی نہ جائینگی، اور اللہ تعالی بخشنے والا مہربان ہے الاحزاب (59).

انہوں نے اپنا چہرہ ڈھانپ لیا، اور ایك آنکھ ظاہر کی.

یہ اس کی دلیل ہے کہ اس آیت سے مراد چہرہ ڈھانپنا ہے، اس آیت کی تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے یہی منقول ہے، جیسا کہ عبیدہ السلمانی کے سوال کرنے پر ابن عباس سے یہی فرمایا.

اور سنت نبویہ میں بہت ساری احادیث اس پر دلالت کرتی ہیں، جن میں یہ حدیث بھی شامل ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے احرام کی حالت میں عورت کو نقاب کرنے، اور برقع پہننے سے منع فرمایا "

یہ اس کی دلیل ہے کہ احرام سے قبل عورت اپنا چہرہ ڈھانپتی ہے.

اس کا یہ معنی نہیں کہ جب عورت حالت احرام میں نقاب یا برقع نہیں پہنےگی تو وہ غیر محرم اور اجنبی مردوں کے سامنے اپنا چہرہ ننگا رکھے، بلکہ عورت پر حالت احرام میں نقاب اور برقع کے علاوہ کسی اور چیز چادر وغیرہ کے ساتھ اپنا چہرہ ڈھانپا واجب ہے، اس کی دلیل درج ذیل حدیث ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ:

" ہمارے پاس سے قافلہ سوار گزرتے اور ہم رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ احرام کی حالت میں ہوتیں، تو جب وہ ہمارے برابر آتے ہم میں سے عورتیں اپنی چادر اپنے سر سے اپنے چہرہ پر لٹکا دیتی، اور جب وہ ہم سے آگے نکل جاتے تو ہم چہرہ ننگا کر دیتیں "

چنانچہ احرام والی عورت اور غیر احرام والی دونوں پر غیر محرم اور اجنبی مردوں کی موجودگی میں اپنا چہرہ ڈھانپنا واجب ہے؛ کیونکہ چہرہ ہی خوبصورتی و جمال کا مرکز ہے، اور مردوں کے دیکھنے کی جگہ ہے...

واللہ تعالی اعلم.

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ (1 / 396 - 397).

اور شیخ صالح الفوزان حفظہ اللہ کا یہ بھی کہنا ہے:

" نقاب یا برقع کے ساتھ جس میں صرف آنکھوں کے لیے دو سوراخ ہوں چہرہ ڈھانپنے میں کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دور میں بھی یہ چیز معروف تھے، اور صرف ضرورت کی بنا پر ایسا ہے، اور اگر صرف دونوں آنکھوں کے علاوہ کچھ ظاہر نہ ہو تو اس میں کوئی حرج نہیں، خاص کر جب عورت کا اپنے معاشرہ میں یہ برقع اور نقاب پہننا عادت ہو "

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ (1 / 399).

واللہ اعلم .